رکھتی ہوں' اس کے لیے موجب نجات نہ ہو گی۔ اس لیے کہ وہ عبادات مکمل اسلام (اطاعت) کی روح سے خالی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں' پورے دین کو قبول کرنے' اسے واجب الاطاعت سمجھنے اور اس کو اپنانے کا عہد کرنے کے بعد ہی' نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ معتبر ہیں۔ اس کے بغیر نہیں (مولانا عبدالمالک)۔

زکوٰۃ سے آئی کیمپ کا انعقاد

س : لوگ اپنے صدقات و زکوٰۃ رفاہی کاموں مثلاً ہسپتالوں میں مریضوں کے علاج معالجہ یا آئی کیمپوں میں آنکھوں کے مریضوں کے آپریشن وغیرہ پر خرچ کرتے ہیں۔ بعض ہسپتالوں کی انتظامیہ یہ احتیاط کرتی ہے کہ مریضوں کو بتا دیتے ہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے' اگر آپ حق دار ہیں تو فائدہ اٹھائیں' ورنہ نہیں۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ بعض ہسپتالوں یا آئی کیمپوں کے ذمہ داران یہ احتیاط نہیں کرتے اور غیر مستحق مریض بھی اس رقم سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کیا اس طرح فائدہ اٹھانا جائز ہے؟

آنکھوں کے آپریشن کیمپ خاص آئی سیزن میں لگتے ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں میں بھی مریض اسی سیزن میں زیادہ آتے ہیں لیکن بعض ہسپتالوں کے ڈاکٹر فری آئی کیمپوں میں ڈیوٹی لگوا لیتے ہیں' یا لگا دی جاتی ہے۔ اس طرح ان ہسپتالوں کے مریض متاثر ہوتے ہیں جن کی خدمت کے عوض وہ تنخواہ لیتے ہیں۔ کیا اس طرح ڈیوٹی جائز ہے؟

بعض لوگ اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچانے کے لیے زکوٰۃ و صدقات کی رقم یا ناجائز کمائی مریضوں کے علاج یا آئی کیمپوں وغیرہ کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ کیا ناجائز کمائی کے ان کاموں میں خرچ کرنے پر ان بزرگوں کو ثواب ملے گا؟ ان خرچ کرنے والوں کو بھی ثواب ملے گا؟

ج : زکوٰۃ کا مصرف صرف فقرا ہیں۔ ہسپتالوں کی انتظامیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ زکوٰۃ کا کھاتہ الگ رکھیں اور زکوٰۃ کی رقوم سے صرف فقرا اور مساکین کا جو مستحق زکوٰۃ ہوں' علاج کریں۔ انھیں چاہیے کہ اس کے لیے مستحقین سے درخواستیں لیں۔ مستحقین معلوم کرنے کے لیے تحقیق کریں اور صرف ان لوگوں کا علاج زکوٰۃ سے کریں جو تحقیق کے نتیجے میں مستحق ثابت ہوں۔ محض اتنی بات کافی نہیں ہے کہ مریضوں کو بتلا دیا جائے کہ جس رقم سے علاج کیا جا رہا ہے یہ زکوٰۃ کی ہے۔ زکوٰۃ کی رقم کو بلا تحقیق صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ انتظامیہ ایسا کرے گی تو عنداللہ و عندالناس جواب دہ ہو گی۔ مریض' انتظامیہ' ڈاکٹر ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں جائز و ناجائز' مستحق و غیر مستحق کا خیال رکھنا چاہیے لیکن اصل ذمہ داری انتظامیہ کی ہے۔

آئی کیمپ میں جو ڈاکٹر اپنی ڈیوٹی لگواتے ہیں، اگر ہسپتال کی انتظامیہ ان کی ڈیوٹی لگاتی ہے اور انھیں اجازت دیتی ہے تو مریضوں کا متبادل انتظام کرنا، ہسپتال انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر ہسپتال سے جو تنخواہ لیتے ہیں وہ ان کے لیے جائز ہے، جب کہ وہ ہسپتال انتظامیہ کے قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہوں اور ان کی اجازت سے "آئی کیمپ" وغیرہ مہمات میں شرکت کرتے ہوں۔

زکوٰۃ و صدقات کی رقم کو ان کے مصارف میں صرف کرنا موجب ثواب ہے۔ جو شخص اپنے والدین کے ایصال ثواب کے لیے رقم لگاتا ہے اسے اپنے پاس سے زکوٰۃ کے علاوہ جائز مال، صرف کرنا چاہیے۔ زکوٰۃ کی ادایگی تو فرض ہے اسے تو بہرحال صرف کرنا ہے، اس کا ایصال ثواب سے تعلق نہیں ہے۔

ناجائز مال صدقہ کرنے کا ثواب نہیں ملتا۔ البتہ اپنے استعمال میں لانے کی بجائے، مستحق فقرا اور مساکین کی حاجات میں صرف کرنے کے نتیجے میں آدمی گناہ سے بچ جائے گا، صدقے کا ثواب نہیں ملے گا۔ واللہ اعلم بالصواب! (ع - م)۔

ختم قرآن پر معاوضہ

س: جب حفاظ کرام صلوٰۃ التراویح میں ختم قرآن کراتے ہیں تو بعض مساجد میں اس موقع پر حافظ صاحب کو تحفے میں کپڑوں کا جوڑا یا مٹھائی وغیرہ دی جاتی ہے۔ ختم قرآن کے موقع پر تقریب منعقد کر کے عام لوگوں میں مٹھائی بھی تقسیم کی جاتی ہے۔ خاص طور پر حافظ صاحب کے لیے چندہ بھی جمع کیا جاتا ہے۔

فضائل اعمال میں باب "فضائل قرآن" میں ایک روایت پڑھی کہ جس میں حضرت ابی بن کعبؓ نے کسی کو قرآن کی کوئی آیت سکھائی تو اس نے تحفے میں ان کو تیر کمان دی۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوئے تو حضورؐ کے استفسار پر ابی نے کہا: یہ تیر کمان مجھے فلاں نے قرآن کی آیت سکھانے کے نتیجے میں تحفتاً دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تحفہ نہیں، بلکہ تم نے جہنم کے تیروں میں سے ایک تیر لیا ہے۔ اس کی روشنی میں، حفاظ کا تحائف لینا کیسا ہے؟

ج: ختم قرآن کے موقع پر حافظ قرآن کو تحفہ پیش کرنا جائز ہے۔ آپ نے جو حدیث لکھی ہے اس کا تعلق مطلقاً تحفے سے نہیں ہے، بلکہ ایسے شخص سے تحفہ قبول کرنا ہے جو فقیر اور مسکین ہو اور خود اس بات کا مستحق ہو کہ اس کی اعانت کی جائے، خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ اس تحفے میں اجرت کا احتمال ہو۔

حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت میں تو ایک آدمی کو تعلیم دینے کا ذکر ہے اور حضرت عبادۃ بن صامتؓ کی روایت میں اصحاب صفہ کے چند لوگوں کو تعلیم دینے کا ذکر ہے۔ ابن ماجہ نے دونوں روایتیں